بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# کتاب العقائد

## اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت

(سوال) ذات باری تعالیٰ عزاسمہ موصوف بصفت کذب ہے یا نہیں اور خدائے تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے یا نہیں اور جو شخص خدائے تعالیٰ کو یہ سمجھے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے وہ کیسا ہے۔

(جواب) ذات پاک حق تعالیٰ جل جلالہ کی پاک ومنزہ ہے اس سے کہ متصف بصفت کذب کیا جاوے معاذ اللہ تعالیٰ اس کے کلام میں ہرگز ہرگز شائبہ کذب کا نہیں ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ومن اصدق من اللہ قیلا. (۱) جو شخص حق تعالیٰ کی نسبت یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے کہے کہ وہ کذب بولتا ہے وہ قطعاً کافر ہے اور مخالف قرآن اور حدیث کا اور اجماع امت کا ہے وہ ہرگز مومن نہیں تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیرا (۲) البتہ یہ عقیدہ اہل ایمان کا سب کا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے مثل فرعون وہامان وابی لہب کو قرآن میں جہنمی ہونے کا ارشاد فرمایا ہے وہ حکم قطعی ہے اس کے خلاف ہرگز ہرگز نہ کرے گا۔ مگر وہ تعالیٰ قادر ہے اس بات پر کہ ان کو جنت دے دیوے عاجز نہیں ہو گیا قادر ہے اگرچہ ایسا اپنے اختیار سے نہ کرے گا۔ قال اللہ تعالیٰ ولو شئنا لا تینا کل نفس ھدٰھا ولکن حق القول منی لا ملأن جھنم من الجنۃ والناس اجمعین (۳) اس آیت سے واضح ہے کہ اگر خدا تعالیٰ چاہتا سب کو مومن کر دیتا مگر جو فرما چکا ہے اس کے خلاف نہ کرے گا اور یہ سب اختیار سے ہے اضطرار سے نہیں وہ فاعل مختار فعال لما یرید ہے، (۴) یہ عقیدہ تمام علماء امت کا ہے۔ چنانچہ بیضاوی میں تحت تفسیر قولہ تعالیٰ۔

لکھا ہے کہ عدم غفران شرک کا مقتضی وعید کا ہے ورنہ کوئی امتناع ذاتی نہیں اور یہ ہے عبارت اس کی وعدم غفران الشرک مقتضی الوعید فلا امتناع فیہ لذاتہ (۵) واللہ اعلم بالصواب۔

---

(۱) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اور اللہ سے بڑھ کر سچ کہنے والا کون ہے۔
(۲) اللہ تعالیٰ اس کلام سے جو ظالم کہتے ہیں پاک ہے اور بہت پاک۔
(۳) اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اگر ہم چاہیں تو ہر نفس کو ہدایت دے دیں لیکن میری طرف سے قول ثابت ہو گیا کہ میں جہنم کو تمام جن وانس سے بھر دوں گا۔ (۴) جو چاہے کرنے والا۔ (۵) اور شرک کا معاف نہ ہونا وعید کا مقتضی ہے لہٰذا اس میں اس کی ذات کے لئے امتناع نہیں۔

## اللہ کی طرف بالفعل جھوٹ کی نسبت

(سوال) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمده ونصلی علی رسوله الکریم ما قولکم دام فضلکم فی ان اللہ تعالیٰ هل یتصف بصفة الکذب ام لا ومن یعتقد انه یکذب کیف حکمه افتونا ما جورین۔(۱)

(جواب) ان اللہ تعالیٰ منزه من ان یتصف بصفة الکذب ولیست فی کلامه شائبة الکذب ابداً کما قال اللہ تعالیٰ ومن اصدق من اللہ قیلا ومن یعتقدو یتفوه بانه تعالیٰ یکذب فهو کافر ملعون قطعا ومخالف الکتاب والسنة واجماع الامة تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا . نعم اعتقاد اهل الایمان ان ما قال اللہ تعالیٰ فی القرآن فی فرعون وهامان وابی لهب انهم جهنمیون فهو حکم قطعی لا یفعل خلافه ابدالکنه تعالیٰ قادر علی ان یدخل الجنة ولیس بعاجزعن ذلک ولا یفعل هذا مع اختیاره قال اللہ تعالیٰ ولو شئنا لاٰ تینا کل نفس هدٰ بها ولکن حق القول منی لاملئن جهنم من الجنة والناس اجمعین فیتبین من هذه الاٰیة انه تعالیٰ لو شاء لجعلهم کلهم مومنین ولکنه لا یخالف ما قال وقد ذلک بالاختیار لا بالاضطرار وهو فاعل مختار فعال لما یرید هذه عقیدة جمیع علماء الامة کما قال البیضاوی تحت تفسیر قوله تعالیٰ ان تغفرلهم الخ وعدم غفران الشرک مقتضیٰ الوعید فلا امتناع فیه لذاته واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب(۲)

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

---

(۱) آپ کا کیا قول ہے آپ کی فضیلت ہمیشہ باقی رہے اس بات میں کہ کیا اللہ تعالیٰ صفت کذب سے متصف ہوسکتا ہے یا نہیں اور جو یہ اعتقاد رکھے کہ وہ جھوٹ کہہ سکتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے فتویٰ دیجئے اجر حاصل کیجئے۔

(۲) ترجمہ:۔ بے شک کہ اللہ تعالیٰ صفت کذب سے متصف ہونے سے منزہ ہے اور اس کے کلام میں جھوٹ کا شائبہ کبھی نہیں جیسے کہ خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور "اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر سچا کون ہے۔" اور جو شخص کہ یہ اعتقاد رکھے اور زبان سے کہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ کہتا ہے تو وہ قطعی کافر ملعون ہے اور کتاب او سنت اور اجماع امت کے خلاف ہے اللہ تعالیٰ پاک ہے اس بات سے جو ظالم کہتے ہیں انتہائی پاکی ہے ہاں اور اہل ایمان کا اعتقاد اس بارے میں کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے فرعون و ہامان وابی لہب کے بارے میں قرآن میں فرمایا ہے کہ وہ جہنمی ہے وہ حکم قطعی ہے اس کے خلاف وہ کبھی نہ فرمائے گا۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ وہ ذات پاک اس پر قادر ہے ان کو جنت میں داخل کردے اور وہ اس سے عاجز نہیں ہے لیکن باوجود اختیار کے وہ ایسا نہ کرے گا۔ ارشاد الٰہی ہے اور اگر ہم چاہیں تو ہر نفس کو اس کی ہدایت دے دیں لیکن میرا قول صحیح ہے کہ میں جہنم کو جن وانس سب سے بھر دوں گا۔ تو اس آیت سے ظاہر ہوا کہ وہ ذات پاک اگر چاہے تو سب کو مومن بنادے لیکن وہ خلاف اپنے قول کے نہ کرے گا اور یہ سب اختیار سے ہے نہ کہ مجبوری سے اور وہ فاعل مختار ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے یہ عقیدہ تمام علماء امت کا ہے جیسا کہ بیضاوی نے اس آیت کی تفسیر کے تحت کہا ہے ان تغفر لهم (اگر تو ان کو بخش دے) اور شرک کا نہ بخشا جانا وعید کا مقتضیٰ ہے تو اس میں اس کے ذات کے لئے کوئی منع نہیں ہے۔

## خلاصہ تصحیح علماء مکہ مکرمہ زاد اللہ شرفہ

الحمد لمن هو به حقيق ومنه استمدد العون والتوفيق ما اجاب به العلامة رشيد احمد المذكور هو الحق الذى لا محيص عنه وصلى الله على النبين وعلى اله وصحبه وسلم امر برقمه خادم الشريعة راجى اللطف الخفى محمد صالح بن المرحوم صديق كمال الحنفى مفتى المكرمة حالا كان الله لهما راقمه المرتجى من ربه كمال النيل محمد سعيد بن محمد يا بصيل مفتى الشافعية بمكة المحمية غفر الله له ولو الديه ومشائخه وجميع المسلمين الراجى العفو من واهب طيه محمد عابدين المرحوم الشيخ حسين الما لكيه ببلدة الله المحمية مصلياً مسلما هذا وما اجاب به العلامة رشيد احمد فيه الكفاية وعلمه المعول بل الحق الذى لا محيص عنه رقمه الخير خلف بن ابراهيم خادم افتاء الحنابلة بمكة المشرفة حالا حامدا مصليا ً ومسلماً.

## نقل خط حضرت سیدنا حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہاجر مکہ مکرمہ زاد اللہ شرفہ در مسئلہ امکان کذب برفع شبہات مولوی نذیر احمد خان صاحب رامپوری

(شبہ) براہین قاطعہ میں یہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کذب ممکن ہے اس مسئلہ کی وجہ سے کتب الٰہیہ میں احتمال جھوٹ کا پیدا ہو سکتا ہے یعنی مخالفین کہہ سکتے ہیں کہ شاید یہ قرآن ہی جھوٹا ہے اور اس کے احکام ہی غلط ہیں اور براہین قاطعہ کی اس تحریر کی وجہ سے بہت لوگ گمراہ ہو گئے۔
از فقیر امداد اللہ چشتی فاروقی عفی اللہ عنہ بخدمت مولوی نذیر احمد خان صاحب بعد سلام تحیہ اسلام آنکہ آپ کا خط آیا مضمون سے مطلع ہوا۔ ہر چند کہ بعض وجوہ سے عزم تحریر جواب نہ تھا مگر بغرض اصلاح اور توضیح مطلب براہین قاطعہ بالاختصار کچھ لکھا جاتا ہے شاید اللہ تعالیٰ نفع پہنچا دے ان اريد الا الا صلاح ما استطعت وما توفيقى الا بالله .
(جواب) واضح ہو کہ امکان کذب کے جو معنی آپ نے سمجھے ہیں وہ تو بالاتفاق مردود ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف وقوع کذب کا قائل ہونا باطل ہے اور خلاف ہے نص صريح ومن اصدق

من اللہ حدیثاً و ان اللہ لا یخلف المیعاد (۱) وغیرہما آیات کے وہ ذات پاک مقدس ہے شائبہ نقص کذب وغیرہ سے۔ رہا خلاف علماء کا جو در بارہ وقوع وعدم وقوع خلاف وعید ہے جس کو صاحب براہین قاطعہ نے تحریر کیا ہے۔ وہ دراصل کذب نہیں صورت کذب ہے اس کی تحقیق میں طول ہے الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ وعید فرمایا ہے اس کے خلاف پر قادر ہے اگرچہ وقوع اس کا نہ ہو امکان کو وقوع لازم نہیں بلکہ ہوسکتا ہے کہ کوئی شے ممکن بالذات ہو اور کسی وجہ خارجی سے اس کو استحالہ لاحق ہوا ہو۔ چنانچہ اہل عقل پر مخفی نہیں پس مذہب جمیع محققین اہل اسلام وصوفیائے کرام وعلماء عظام کا اس مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے پس جو شبہات آپ نے وقوع کذب پر متفرع کئے تھے وہ مندفع ہوگئے کیونکہ وقوع کا کوئی قائل نہیں یہ مسئلہ دقیق ہے عوام کے سامنے بیان کرنے کا نہیں اس کی حقیقت کے ادراک سے اکثر ابناء زماں قاصر ہیں۔ آیات واحادیث کثیرہ سے یہ مسئلہ ثابت ہے ایک ایک مثال قرآن وحدیث کی لکھی جاتی ہے ایک جگہ ارشاد جناب باری ہے۔ القادر علی ان یبعث علیکم عذابا الایة دوسری جگہ ارشاد فرمایا ما کان اللہ لیعذبھم و انت فیھم الا یة (۳) آیت ثانیہ میں نفی عذاب کا وعدہ فرمایا اور ظاہر ہے کہ اگر اس کے خلاف ہو تو کذب لازم آئے مگر آیت اولیٰ سے اس کا تحت قدرت باری تعالیٰ داخل ہونا معلوم ہوا پس ثابت ہوا کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ جل واعلیٰ ہے کیوں نہ ہو وھو علی کل شیئ قدیر (۴) احادیث کو دیکھئے کہ عشرہ مبشرہ مثلاً بالیقین جنتی بارشاد نبوی جو حقیقۃً وحی الٰہی جل وعلی ہے ہوچکے پر چونکہ صحابہ کرام جانتے تھے کہ خدائے پاک مجبور نہیں اس لئے نظر بقدرت وجلال کبریائی ڈرتے ہی رہے بلکہ خود سرور کائنات علیہ وعلی آلہ الصلوٰت والتسلیمات جن کی شان میں لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر (۱) فرماتے رہے واللہ ما ادری و انا رسول اللہ مایفعل بی ولا بکم (۲) اور کما قال اللہ تعالیٰ

---

(۱) اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر سچ کہنے والا کون ہے اور اللہ تعالیٰ وعدے کے خلاف نہیں فرماتا۔
(۲) کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے اس بات پر کہ تم پر عذاب بھیجے۔
(۳) اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہ دے گا جب کہ آپ ان میں موجود ہیں۔
(۴) اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔
(۱) تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے گناہ بخش دے۔
(۲) خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

يحق الحق وهو يهدى السبيل .(۱)